REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم چہار شنبہ خطبہ نمبر ۲۵

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۳ محرم ۱۳۸۲ھ

الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۷ احسان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۷ جون ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ۔ ٹانگ میں درد کی شکایت بھی کم رہی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ جون ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات بفضلہ تعالیٰ آرام سے گزری ۔ نیز ٹانگ میں درد زیادہ ہے ۔ اور گردہ کی درد میں کچھ کمی ہے — احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا ہی ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قوت اور نور عطا کرتی ہے

اس قوت اور نور کی مدد سے انسان بدی پر غالب آجاتا ہے

”میرے نزدیک خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت ایسی چیز ہے جو انسان کی گناہ کی زندگی پر موت وارد کرتی ہے ۔ جب سچا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے تو پھر دعا کے لئے تحریک ہوتی ہے اور دعا وہ چیز ہے جو انسان کی کمزوریوں کا جبر نقصان کرتی ہے ۔ اس لئے دعا کرنی چاہیئے خدا تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے ادعونی استجب لکم بعض وقت انسان کو دھوکہ لگتا ہے کہ وہ عرصہ دراز تک ایک مطلب کے لیئے دعا کرتا ہے اور وہ مطلب پورا نہیں ہوتا ۔ تب وہ گھبرا جاتا ہے حالانکہ گھبرانا نہ چاہیئے بلکہ طلبگار باید صبور و حمول ۔ دعا تو قبول ہو جاتی ہے لیکن انسان کو بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا کیونکہ وہ اپنی دعا کے انجام و نتائج سے آگاہ نہیں ہوتا ۔ اور اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے اس کے لئے وہ کرتا ہے جو مفید ہوتا ہے ۔ اس لئے نادان انسان یہ خیال کر لیتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی ۔ حالانکہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں یہی مفید تھا کہ وہ دعا اس طرح پر قبول نہ ہو بلکہ کسی اور رنگ میں ہو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بچہ اپنی ماں سے آگ کا سرخ انگارہ دیکھ کر مانگے تو کیا دانشمند ماں اسے دے دیگی ؟ کبھی نہیں ۔ اسی طرح پر دعا کے متعلق ہوتا ہے ۔ غرض دعائیں کرنے سے کبھی تھکنا نہیں چاہیئے ۔ دعا ہی ایسی چیز ہے ۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قوت اور نور عطا کرتی ہے ۔ جس سے انسان بدی پر غالب آجاتا ہے ۔“

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۶ جون ۔ کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۶ اور کم سے کم ۸۴ رہا ۔

مغربی ترکی میں سیلاب سے ۱۵ ہلاک

استنبول ۲۶ جون ۔ گزشتہ ہفتے مغربی ترکیہ کے ساحلی علاقہ میں زبردست بارشوں کے باعث سیلاب آگیا جس میں ۱۵ افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے ۔ ان میں وہ سات افراد بھی شامل ہیں جو ایک لاری کے دریا میں ہوکہ سمندر میں گرنے سے ہلاک ہوئے یہ لاری ویمبر کے قریب دریا پر سے ہوکر سمندر میں پڑنے ہوئے ایک پل پر سے گزر رہی تھی کہ پل گر پڑا ۔

پاکستان میں آب پاشی کیلئے امریکی امداد

کراچی ۲۶ جون ۔ حکومت امریکہ نے مشرقی پاکستان میں آبپاشی کی سکیموں کی ترقی کے لئے چھیاسٹھ ہزار آٹھ سو نو روپے منتقل کئے ہیں ۔ پاکستان میں امریکہ کے بین الاقوامی امدادی ادارے کے مشن نے بتایا ہے کہ یہ رقم ان منصوبوں پر خرچ کی جائے گی جن کا مقصد زرعی پیداوار بڑھانا ہے ۔ اس رقم سے ایسے علاقوں کو آبپاشی کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی جنہیں بنجر سمجھا جاتا ہے ۔ حکومت مشرقی پاکستان امریکی امداد سے مزید پاور پمپ خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اس کے علاوہ اس رقم سے پمپوں اور ٹریکٹروں کی مرمت کا سامان خریدا جائے گا ۔ اور مکینکوں اور دوسرے عملہ کو تربیت بھی دی جائے گی ۔

۱۵ جولائی کا دن ماہنامہ انصار اللہ کیلئے وقف فرمائیے

ماہنامہ انصار اللہ ایک نہایت بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جو بے حد پسند کیا جاتا ہے ۔ یہ رسالہ ہر احمدی گھر میں موجود ہونا چاہیئے ۔ اس لئے احباب سے گزارش ہے کہ از راہ کرم ۱۵ جولائی کا دن ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کے لئے وقف فرمائیں ۔ اور اس روز زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ

امراء اور جماعتوں کے تعلقات کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم تقریر

اسلامی احکام کی اصل روح کو سمجھو اور باہمی تعاون اور اخلاص کے ساتھ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء میں نظارت علیا کی طرف سے یہ سوال پیش کیا گیا کہ بعض مقامی جماعتوں میں کام کی سہولت کے لئے جو مجلس عاملہ کام کرتی ہے۔ کیا اس میں زائد ممبر مقرر کرنے کا اختیار امراء جماعت کو حاصل ہے یا اس کے لئے بھی انہیں جماعت کے مشورہ کی ضرورت ہوگی۔ صدر انجمن احمدیہ کی یہ رائے تھی کہ جس طرح مقامی عہدہ داروں کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا ہے۔ اسی طرح زائد ممبر بھی بذریعہ انتخاب ہوا کریں۔

سب کمیٹی نظارت علیا نے اس بارہ میں یہ رائے دی کہ

"مجلس عاملہ کے زائد ممبر مقامی جماعت کے انتخاب سے ہونے چاہئیں"

اس کے بعد نمائندگان شوریٰ کی اکثریت نے یہ سفارش کی کہ ممبر عاملہ کے زائد ممبر منتخب کئے جائیں۔ امیر ان کو نامزد نہ کرے بلکہ یہ انتخاب صرف مجلس عاملہ کرے۔ صرف ۶۷ دوستوں نے اس کے خلاف رائے پیش کی۔ آراء شماری کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارے میں ایک لطیف تقریر فرمائی جو امراء اور جماعتوں کے لئے نہایت بیش قیمت نصائح پر مشتمل ہے۔ چونکہ ۱۹۴۶ء کی مجلس شوریٰ کی رپورٹ کتابی صورت میں شائع نہیں ہو سکی۔ اس لئے حضور کی یہ تقریر افادۂ احباب کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

سر درد کی وجہ سے میں اس وقت زیادہ بات نہیں کر سکتا اسی لئے میں نے ابھی سر درد کی دوا کھائی ہے۔ تا کہ میں اپنے خیالات کا کچھ نہ کچھ اظہار کر سکوں۔ میری طبیعت دراصل کل سے خراب ہے۔ کل مجھے بخار بھی رہا اور سر میں درد بھی ہوتا رہا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آندھی چلے تو وہ میرے اندر

انفلوانزا کی کیفیت

پیدا کر دیتی ہے۔ آندھی کی وجہ سے گرد و غبار گلے اور ناک میں خراش پیدا کر دیتا ہے۔ اور چونکہ میرے گلے اور ناک میں دیر سے خرابی ہے، اس لئے گرد و غبار کی وجہ سے پرانی بیماری میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور بند نزلہ کی کیفیت ہو کر سر درد شروع ہو جاتا ہے اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔ بہرحال وہ مسئلہ جو اس وقت درپیش ہے چونکہ اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے تکلیف کے باوجود جماعت کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کہنا چاہیئے۔

درحقیقت

یہ مسئلہ اپنے اندر کئی پہلو رکھتا ہے

ایک پہلو کے لحاظ سے اس کے دو حصے ہیں ایک حصہ جماعت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ایک حصہ خلافت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ امراء کا وجود اور ان کے اختیارات زیادہ تر شرعی مسائل پر مبنی ہیں اور جماعتوں کا حق رائے دہندگی اور اس قسم کے بہت سے مسائل موجودہ زمانہ کے رواج پر مبنی ہیں گویا ایک حصہ ہی ایسا ہے۔ جو درحقیقت شریعت سے تعلق رکھتا ہے لیکن سب سے بڑی چیز جو اس قسم کے مسائل کے متعلق پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک قاعدہ کی صورت ہوتی ہے۔ اور ایک عملی دقتیں ہوتی ہیں۔

جہاں تک قواعد کا سوال ہے

اسلام ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ لیکن جہاں تک عمل کا سوال ہے۔ ہماری ذہنیتیں اس میں بہت کچھ داخل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اسلام ہمیں کہتا ہے کہ نماز ٹھہر ٹھہر کر ادا کرو۔ جلدی نہ کرو۔ اب جلدی ادا نہ کرو کا مسئلہ اور ٹھہر ٹھہر کر ادا کرو کا مسئلہ جہاں تک لغت کے الفاظ کا سوال ہے۔ اسلام نے اس کے متعلق ہماری راہنمائی کر دی ہے۔ مگر جلدی اور ٹھہرنے کا جو مفہوم ہے۔ اس میں ضرور انسانی اذہان اور افکار اور میلانات آ جائیں گے۔

ایک حنفی بھی یہی کہیگا

کہ نماز کو ٹھہر کر ادا کرنا ضروری ہے مگر وہ معنے بالکل اور کرے گا۔ ایک اہلحدیث بھی یہی کہے گا کہ نماز کو ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا ضروری ہے۔ مگر وہ معنے اور لے گا۔ ایک وظیفہ خوار انسان بھی ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کرنے کے کوئی معنے لے گا۔ مگر اس کا مفہوم دونوں سے جدا ہو گا۔ صوفیاء میں سے بعض ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جنہوں نے تہجد کی پہلی رکعت میں ہی ساری رات گزار دی۔ اور اذان کے وقت جلدی جلدی دوسری رکعت پڑھ کر ۲ رکعتیں نماز تہجد ادا کی۔ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے پہلی رکعت میں ساری رات اس لئے گزار دی۔ کہ شریعت کہتی ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کرو۔ اور جب پوچھا گیا کہ دوسری رکعت آپ نے جلدی کیوں پڑھی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس موقعہ پر شریعت کا دوسرا حکم ہمارے سامنے آ گیا۔ کہ تہجد کی نماز صبح کی نماز سے پہلے ختم ہو جانی چاہیئے۔ چنانچہ جتنا وقت بھی ہمیں ملا، ہم پابند تھے کہ اس وقت کے اندر اندر تہجد کو ختم کر دیں۔ پھر ایسے لوگ بھی امت محمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ جن کے نزدیک

ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کرنے کا مفہوم

یہ ہے کہ الفاظ کا مفہوم سمجھ میں آ جائے۔ اور اتنا فاصلہ ہر آیت یا ہر کلمہ کے درمیان ہو کہ جو مفہوم سمجھ میں آیا تھا۔ وہ دل میں جذب ہو جائے۔ انہوں نے ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کرنے کا مفہوم یہ لیا ہے۔ کہ چار رکعتیں مثلاً ۱۰، ۱۵ منٹ میں ادا کر لی جائیں۔ لیکن بعض اور نے یہ کہا ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کرنے کا صرف اتنا مفہوم ہے کہ انسان کو یہ پتہ لگتا جائے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ ورنہ زیادہ ٹھہرنے کا یہ نتیجہ ہو گا کہ خیالات پراگندہ ہو جائیں گے اسی کے نتیجہ میں حنفی نماز پیدا ہوئی جو ذرا جلدی جلدی ہوتی تھی۔ اور اسی کے نتیجہ میں آخر وہ نماز پیدا ہوئی جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ حنفی جب سجدہ کرتے ہیں تو یہ پتہ نہیں لگتا کہ مومن سجدہ کر رہا ہے یا مرغا دانے چن رہا ہے۔ اب لفظ وہی ہیں اور ان الفاظ کا کوئی انکار نہیں کرتا۔ مگر آگے توجیہات میں فرق ہوتا جاتا ہے اور ذہن انسانی بڑے بڑے تغیرات پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ باوجود قانون کی موجودگی کے جب انسان بحث میں پڑتا ہے تو ایسی ایسی باتیں نکال لیتا ہے۔ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔

قصہ مشہور ہے

کہ ایک سخت گیر آقا تھا۔ اور وہ اپنے نوکروں سے ایسا سخت سلوک کرتا تھا کہ وہ تنگ آ کر ملازمت ترک کر دیتے۔ جب وہ ملازمت چھوڑتے تو وہ ان کی تنخواہیں ضبط کر لیتا۔ اور کہتا کہ چونکہ تم نے میری کامل اطاعت نہیں کی۔ اس لئے گزشتہ تنخواہیں ادا نہیں کی جا سکتیں۔ ایک دفعہ اس کے پاس ملازمت کے لئے ایک شخص آیا۔ جو بہت ہوشیار تھا۔ اس نے آتے ہی کہا کہ مجھے آپ کی فرمانبرداری سے قطعاً انکار نہیں میں

ہر معاملہ میں

آپ کی اطاعت کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن دیکھئے میری عقل ناقص ہے۔ مجھے کیا پتہ کہ کونسا کام مجھے کرنا چاہیئے اور کونسا کام مجھے نہیں کرنا چاہیئے۔

آپ میرے فرائض کی ایک فہرست بنا دیجئے تاکہ مجھے اپنے کام یاد رہیں اور مجھ سے کسی قسم کی غفلت سرزد نہ ہو۔ اس کے آقا نے ایک فہرست بنائی اور تمام کام جو اس کے ذہن میں آسکتے تھے وہ اس نے درج کر دیئے اور کہا کہ گھوڑے کو دانہ ڈالنا، ان کو پانی پلانا، ان کو باہر پھرانا یہ سب تمہارے کام ہیں اسی طرح

تمہارا یہ بھی کام ہے

کہ جب میں تھک کر آؤں تو تم مجھے دباؤ۔ جب میں سفر پر جاؤں تو تمہیں میرے ساتھ جانا ہوگا کھانا پکانا بھی تمہارے ذمہ ہوگا اس طرح ایک ایک کرکے اس نے مختلف کام گن دیئے اور کہا کہ یہ سب کام تمہارے فرائض میں شامل ہیں نوکر نے کہا مجھے منظور ہیں چنانچہ اس نے کام شروع کر دیا ایک دن وہ گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں باہر جا رہا تھا کہ نوکر نے گھوڑے کو چھیڑنا شروع کر دیا گھوڑا بھاگ پڑا اور چونکہ آقا گھوڑے کی سواری کا عادی نہ تھا جب گھوڑا بھاگا تو وہ گر گیا اور اس کا پاؤں رکاب میں پھنس گیا اس نے نوکر کو آوازیں دینا شروع کر دیں کہ جلدی آؤ اور مجھے بچاؤ نوکر نے یہ سنا تو اس نے جھٹ جیب میں سے شرائط کا کاغذ نکال لیا اور کہنے لگا حضور اس میں تو یہ کام میرے ذمہ نہیں لگایا گیا آپ دیکھ لیں سرکار اس میں شرط یہ لکھی نہیں اب

بھلا کونسا آقا ایسا ہو سکتا تھا

جو یہ بھی لکھ دیتا کہ اگر میں گھوڑے سے گر جاؤں اور رکاب میں میرا پاؤں پھنس جائے تو تمہارا فرض ہوگا کہ میری مدد کے لئے آؤ غرض توجیہات میں جب کوئی انسان پڑ جاتا ہے تو پھر اس کے لئے کوئی حد بندی نہیں ہو سکتی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا میر ناصر نواب صاحب مرحوم مجھے اچھی طرح یاد نہیں سنایا کرتے تھے کہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کے پاس ایک دفعہ کچھ آدمی ایک شخص کو مباحثہ کے لئے لائے اور کہا کہ ہم آپ سے تقلید اور عدم تقلید کے مسئلہ پر مباحثہ کرنا چاہتے ہیں

مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی

مباحثہ آدمی نہیں تھے ایک بزرگ انسان تھے جب ان سے کہا گیا کہ آپ سے تبادلۂ خیالات کے لئے فلاں مولوی صاحب آئے ہیں تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا ہاں اگر نیت بخیر باشد اگر نیت صالح کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کر لیں وہ مولوی صاحب بھی اپنے دل میں تقویٰ رکھتے تھے تھوڑی دیر انہوں نے غور کیا اور پھر کہا یہ بحث تو محض پارٹی بازی کے نتیجہ میں تھی اور یہ کہہ کر خاموشی کے ساتھ اٹھے اور چلے گئے تو نیت بخیر باشد کے ساتھ تو سارے کام چل جاتے ہیں اور پتہ بھی نہیں لگتا کہ قواعد کی ضرورت کیا ہے لیکن جہاں حجت بازی ہوتی ہے وہاں کوئی قانون حد بندی نہیں کر سکتا وہاں یہی سوال آجائے گا کہ دیکھ لیں سرکار اس میں یہ شرط لکھی نہیں

ہم نے دیکھا ہے

جہاں میاں بیوی میں محبت ہوتی ہے وہاں بعض دفعہ سارا دن بیوی گدھے کی طرح کام کرتی رہتی ہے مگر پھر بھی اسے کوئی شکوہ پیدا نہیں ہوتا اور کبھی اس کی زبان پر اپنے شوہر کے خلاف حرف شکایت نہیں آتا اس کے مقابلہ میں ایسے میاں بیوی بھی ہوتے ہیں کہ بیوی سارا دن چارپائی پر بیٹھی رہتی ہے اس کا زمین پر پاؤں تک نہیں پڑتا میاں آپ ہی روٹی پکاتا ہے آپ ہی آگ جلاتا ہے آپ ہی چونکنی سے چولھا پھونکتا ہے آپ ہی کھانا تیار کرکے بیوی کے سامنے رکھتا ہے اور جب اس کام سے فارغ ہوتا ہے اور بچہ ریں ریں کرنے لگتا ہے تو فوراً اسے گود میں اٹھا لیتا اور سارا دن اسے کھلاتا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر چارپائی پر بیٹھے بیٹھے بیوی کہہ دیتی ہے کہ ذرا فلاں کام تو کر دیجئے تو وہ دوڑتے ہوئے آجاتا ہے اور کہتا ہے میں حاضر ہوں ابھی کام کئے دیتا ہوں افسوس ہے مجھے اس کام کا خیال ہی نہیں رہا تھا مگر شکایت نہ وہاں پیدا ہوتی ہے نہ یہاں

ایک جگہ تو یہ حالت ہوتی ہے

کہ دھوپ اور گرمی میں کام کرتے کرتے بیوی کا چہرہ جھلس جاتا ہے مگر پھر بھی جب میاں چارپائی پر لیٹتا ہے تو بیوی اس کے پاس آجاتی ہے اور کہتی ہے آپ تھک گئے ہوں گے میں ذرا آپ کو دبا دوں پھر کافی دیر تک دباتی چلی جاتی ہے اور اسے یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ میں سارا دن کام کرتی رہی ہوں تھکاوٹ تو مجھے ہونی چاہیئے نہ کہ میاں کو مگر اسے اپنی تکلیف بھول جاتی ہے اور میاں کو ملنے کر دبانے لگ جاتی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ان دونوں میں آپس میں محبت ہوتی ہے۔ چنانچہ جب بھی پوچھو کہ کیا حال ہے تو وہ یہی جواب دیتے ہیں کہ الحمد للہ زندگی بڑی اچھی گذر رہی ہے اس کے مقابلہ میں وہ گھر جس میں بیوی کا قدم چارپائی سے نہیں اترتا اس میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور میاں سے پوچھو تو وہ یہی کہتا ہے کہ الحمد للہ بڑی اچھی بیوی ملی ہے اس کی وجہ کیا ہے

وجہ یہی ہے

کہ ان کی نیت بخیر ہوتی ہے اور نیت بخیر ہونے کی وجہ سے قانون کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا وہ دونوں ایک ہو چکے ہوتے ہیں اور کسی قسم کی شرط وہ اپنے لئے جائز نہیں سمجھتے۔ اس کے مقابلہ میں جہاں جھگڑا ہو وہاں اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے کہ حیرت آتی ہے "لندن ٹائمز" میں میں نے امریکہ کی طلاقوں کے متعلق ایک دفعہ عجیب مضمون پڑھا اس میں لکھا تھا کہ ایک عورت نے محض اس بنا پر عدالت کے ذریعہ اپنے خاوند سے طلاق حاصل کی کہ میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو مجھے ہمیشہ پیار نہیں کرتا بلکہ بعض دفعہ بھول جاتا ہے ایک عورت نے کہا کہ میں نے ایک ناول لکھا ہے جسے میں چھپوانا چاہتی ہوں مگر میرا خاوند اسے پسند نہیں کرتا مجھے اس سے طلاق دلائی جائے چنانچہ اسی وجہ سے امریکہ میں طلاق کی اس قدر کثرت ہے کہ ایک عورت فوت ہوئی تو اس کے جنازہ میں اس کے گیارہ زندہ خاوند شامل ہوئے جو مر گئے وہ تو مر گئے مگر گیارہ ایسے تھے جو زندہ تھے اور جو اپنے تعلق کے اظہار کے لئے اس کے جنازہ میں شامل ہوئے تو

اصل چیز نیتیں ہوتی ہیں

میں یہ نہیں کہتا کہ قانون نہیں بنانا چاہیئے مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بعض جماعتوں میں یہ نقص نظر آتا ہے کہ وہ اخلاص کی بجائے قانون کی طرف متوجہ ہو گئی ہیں اور یہ کوئی اچھی بات نہیں کام ہمیشہ محبت اور پیار سے چلنے چاہئیں اور انسان کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ صحیح رویہ یہی ہے کہ تعاون سے کام کیا جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو بجائے حد بندیوں کے اس انتظام کو تبدیل کر دینا چاہیئے میں جہاں تک سمجھتا ہوں اگر صحیح اسلامی طریق کے مطابق عمل کیا جائے تو کسی قسم کے جھگڑے پیدا ہی نہیں ہو سکتے اسلامی نظام نے

ان امور پر خاص طور پر زور دیا ہے

اول جمہوریت یعنی حکومت پبلک کی رائے کے ساتھ چلنی چاہیئے اس امر کو اسلام نے ایک اصولی طور پر تسلیم کیا ہے کہ قرآن کریم نے خاص طور پر بنی نوع انسان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:- ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامنٰت الیٰ اھلھا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانات ان کے اہل کے سپرد کیا کرو یعنی مومنوں کی رائے کے ساتھ حکومت کا تعلق ہونا چاہیئے پھر فرماتا ہے

امرھم شوریٰ بینھم

مومن کی علامت یہ ہے

کہ وہ مشورہ لے کر کام کرتا ہے صرف ذاتی غور و فکر پر ہی انحصار نہیں رکھتا اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شاورھم فی الامر جب کام کرو تو لوگوں سے مشورہ لے لیا کرو۔ دراصل فطرت انسانی اس قسم کی ہے کہ بعض ایک بچہ کے منہ سے بھی ایسی بات نکل آتی ہے جو بڑے آدمی کو نہیں سوجھتی اسی وجہ سے اسلام نے اس امر پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ کوئی شخص اپنے دماغ پر ایسا بھروسہ نہ کرے کہ وہ دوسروں سے مشورہ لینے کی ضرورت ہی نہ سمجھے اسے چاہیئے کہ اپنے ہم جلیسوں اور ارد گرد بیٹھنے والوں سے ہمیشہ مشورہ لیتا رہا کرے میں نے دیکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض دفعہ مجلس میں کوئی بات کرتے یا گھر میں کوئی بات کرتے تو ملازمہ یا ایک چھوٹا لڑکا بھی جو اس وقت موجود ہوتا اپنی رائے دینے لگ جاتا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے روکنے کی بجائے یہی کہتے کہ رائے دے لو

یہ روح ہے جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے

اور جو شخص اس کو دباتا ہے وہ اسلامی اصول کے خلاف چلتا ہے

پس ہمیں صرف یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے کام کی سہولت کس چیز میں ہے بلکہ ہمیں یہ بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جماعت کے تمام افراد کی ٹریننگ ہو جائے ہمیں کیا معلوم کہ کل کس شخص کے کندھوں پر جماعت کے کاموں کا بوجھ پڑنے والا ہے اگر چند محدود افراد اپنے کام میں ماہر رہیں گے اور وہ آئندہ نسلوں اور جماعت کے دوسرے افراد کو ذمہ داری کے کام سنبھالنے کا اہل نہیں بنائیں گے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک کے بعد دوسرا لیڈر پیدا نہیں ہوگا اور کام کو نقصان پہنچے گا۔

پس ہمیں اپنے موجودہ کاموں کی سہولت کو نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ

ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے

کہ جماعت کے افراد کے دماغوں کی زیادہ سے زیادہ تربیت ہوتی چلی جائے اور اسی غرض کے لئے وہی مدارس کام نہیں آ سکتے جو نام کے مدارس ہیں بلکہ وہ مدرسے بھی

شامل ہوتے ہیں اور جہاں جماعتی کاموں پر افراد جماعت کو تنقید کرنے اور ان کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کے متعلق اپنی تجاویز پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے ایک گذشتہ مجلس شوریٰ میں جب کثرت رائے سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ جماعت کے تمام افراد کی بجائے مجلس منتخبہ کے سپرد انتخاب کا کام کیا جائے تو گو میں نے کثرت رائے کے حق میں فیصلہ کر دیا تھا مگر میری رائے چھپی ہوئی موجود ہے میں نے کہا تھا کہ مجھے اس تجویز پر اطمینان نہیں مگر چونکہ جماعت کہتی ہے کہ ایسا کیا جائے اس لئے میں اسے منظور کرتا ہوں اب بھی جس تجویز کی تائید جماعت نے کثرت آراء سے کی ہے دلچسپی رکھتا ہے اور جماعت کو ایک حق دینے کی بجائے مجلس منتخبہ کو حق دے دیا گیا میرا منشاء تھا کہ جماعت کا حق جماعت کے پاس ہی رہتا مگر چونکہ اب پھر خود جماعت نے اپنی کثرت رائے سے مجھے یہ مشورہ دیا ہے اس لئے میں

کثرت رائے کا احترام

کرتے ہوئے اسے منظور کرتا ہوں لیکن میں جماعت کے دوستوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام نے کبھی ووٹنگ کو رسم نہیں رکھا آخر اس میں حرج کیا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مسجد میں جمع ہوں تو ان کے سامنے مسئلہ پیش کر دیا جائے اور معلوم کر لیا جائے کہ ان کی کیا رائے ہے یہ چیزیں جو آج کل دکھائی دیتی ہیں یہ تو بعض فتنوں سے بچنے کے لئے اختیار کی گئی ہیں ورنہ تمام اسلامی مسائل میں نہ ہمیں ووٹنگ کا پتہ چلتا ہے اور نہ کورم کا پتہ چلتا ہے پس ایک تو یہ اصل ہے جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا

دوسرا اصل اسلام یہ پیش کرتا ہے

کہ کام بہرحال ہونا چاہیئے اگر اس کام میں کوئی روک بنتا ہے اقلیت روک بنتی ہے یا اکثریت روک بنتی ہے تو اسکی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے رائے کا موقع بیشک ہر ایک کو مل جائے لیکن اس کے بعد اگر کام کرنے میں روک پیدا ہو تو جس کے ہاتھ میں اس کام کی کنجی ہو اس کا فرض ہے کہ وہ کسی کی پرواہ نہ کرے اور جو کام اس کے سپرد کیا گیا ہے اسے کر گزرے کام کے دوران میں اگر اس سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے اور بعد میں اسے سزا ملتی ہے تو بے شک وہ سزا قبول کر لے مگر کام کو نقصان نہ پہنچنے دے دنیا میں جس قدر عقلمند دنیا ہیں ان میں بعض قسم کی سزاؤں کو برا نہیں سمجھا جاتا بے شک بعض سزائیں ایسی ہیں جو بری سمجھی جاتی ہیں مثلاً چوری کی سزا کو برا سمجھا جاتا ہے یا ڈاکہ کی سزا کو برا سمجھا جاتا ہے لیکن اگر کسی کو اس لئے سرزنش کی جاتی ہے کہ اس نے وقت پر غلط فیصلہ کیوں کیا تو یہ بری بات نہیں اس کے معنے یہ ہیں کہ اس نے

قومی روح کو زندہ رکھا

اور غلطی کی سزا جب اسے ملی تو اسے خوشی سے برداشت کر لیا جب ایک جرنیل کسی جگہ لڑائی کرتا ہے تو بعض دفعہ اس سے غلطی بھی ہو جاتی ہے جس کی اسے سزا ملتی ہے مگر یہ سزا بالکل اور رنگ کی ہوتی ہے لیکن اگر وہ میدان چھوڑ دے اور یہ کہے کہ چونکہ مجھے احکام نہیں آئے اس لئے میں لڑائی نہیں کر سکتا تو اس کو جو سزا ملے گی وہ ذلت و رسوائی والی ہوگی لیکن پہلی سزا قوم کے نکر کو بلند کرنے والی ہوگی ایک میں وہ قربانی کا بکرا بنتے ہوئے سزا پائیگا مگر قوم کا خادم سمجھا جائے گا باغی نہیں سمجھا جائے گا اور دوسری سزا وہ ہوگی جس میں وہ باغی اور ملک کا غدار قرار دیا جائے گا

تیسرا مسئلہ یہ ہے

کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے زبردستی کی لیڈری منع ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ ایسے امام پر فرشتے لعنت ڈالتے ہیں جسے جماعت پسند نہیں کرتی اور گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے مگر بہرحال ہم اس سے استنباط کرتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح ایک جماعت کی امامت میں اس امر کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ جماعت اپنے امام کے خلاف نہ ہو اسی طرح امارت اور دوسرے عہدوں میں بھی ہمیں

اس اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے

اگر ایک امیر جماعت کو اپنے ساتھ چلا نہیں سکتا تو اسے واضح طور پر مرکز میں اپنا معاملہ پیش کرنا چاہیئے اور کہنا چاہیئے کہ میں جماعت کو اپنے ساتھ چلا نہیں سکتا میں نے بہت کوشش کی کہ جماعت میرے ساتھ چلے اور میں نے اپنا پورا زور لگا لیا مگر جماعت میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار نہیں ہے اور چونکہ ہم امارت کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ہمیشہ جماعت کی رائے دریافت کر لیا کرتے ہیں اور کثرت رائے جس کی تائید میں ہو اسی کے حق میں فیصلہ کیا کرتے ہیں اس لئے جب ایسا معاملہ مرکز کے سامنے پیش ہوگا اور مرکز دیکھے گا کہ جماعت کی کثرت نے خود اس امیر کا انتخاب کیا تھا تو ہم اس جماعت سے دریافت کر سکیں گے کہ جب تم نے خود فلاں شخص کا نام امارت کے لئے پیش کیا تھا اور تمہاری جماعت کی اکثریت نے اس کی تائید کی تھی تو اب تم کیوں اس کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتے اگر ہم دیکھیں گے کہ انتخاب تو بے شک جماعت نے کیا تھا مگر اس سے اپنے حق کا استعمال کرنے میں غلطی ہو گئی تھی تو ہم اسے کہہ دیں گے کہ اب

تم اپنے لئے اور امیر منتخب کر لو

اور اس جھگڑے کو جانے دو بہرحال دو صورتوں میں سے ایک صورت ضروری ہے یا تو امیر کو چاہیئے کہ وہ جماعت کو اپنے ساتھ ملا لے اور یا پھر جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی رائے کو قربان کر کے امیر کے ساتھ مل جائے اگر کسی جماعت میں اختلاف واقعہ ہو جاتا ہے تو اس اختلاف کو رفع کرنے کی پہلی صورت یہ ہوتی ہے کہ امیر اس جماعت کو اپنے ساتھ ملائے یا آپ اس جماعت کے ساتھ ملنے کی کوشش کرے اگر دیکھے کہ ہمارا جن باتوں میں اختلاف واقعہ ہو رہا ہے وہ بہت معمولی ہیں تو اسے

اپنی رائے کو قربان کر دینا چاہیئے

اور کہنا چاہیئے کہ میں اپنی رائے پر کیوں زور دوں جس طرح وہ غلطی کر سکتے ہیں اسی طرح میں بھی غلطی کر سکتا ہوں مجھے اس وقت اختلاف کو بڑھانا نہیں چاہیئے بلکہ اتحاد کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے لیکن اگر وہ دیکھے کہ معاملات اہم ہیں اور جماعت کے کسی حصہ کی طرف سے فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو اس کا دوسرا فرض یہ ہے کہ وہ جماعت کے افراد کی اصلاح کی کوشش کرے انہیں نصیحت کرے سمجھائے اور بتائے کہ یہاں زید اور بکر کا سوال نہیں بلکہ

سلسلہ کی عظمت اور اس کے وقار کا سوال ہے

تم اس اختلاف کو جانے دو اور اپنی اصلاح کی کوشش کرو لیکن اگر یہ دونوں صورتیں نہ چل سکیں امیر سمجھے کہ میں جماعت کے ساتھ موافقت نہیں کر سکتا اور جماعت سمجھے کہ وہ امیر کے ساتھ موافقت نہیں کر سکتی اور امیر اس یقین پر قائم ہو کہ میں نے اپنا سارا زور لگا لیا ہے مگر پھر بھی جماعت کی اصلاح نہیں ہوئی اب ان کا اور میرا اختلاف اس قدر بڑھ گیا ہے کہ نہ یہ لوگ میرے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں اور نہ میں ان کی بات مان سکتا ہوں تو ایسی صورت میں مرکز میں اپنا معاملہ پیش کرنا چاہیئے مرکز کوئی اور امیر مقرر ہو جائیگا اور جھگڑا ختم ہو جائیگا لیکن اگر دونوں صورتیں نہ ہوں نہ امیر پیچھے ہٹنے کے لئے تیار ہو اور نہ جماعت اپنی رائے بدلنے پر آمادہ ہو تو اس کا نتیجہ سوائے بے برکتی کے اور کچھ پیدا نہیں ہو سکتا اور یہ

ویسی ہی بات ہے

جیسے کوئی امام نماز پڑھاتا چلا جائے اور جماعت اس سے نفرت رکھے جس طرح وہ امامت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق جائز نہیں اسی طرح امارت بھی جو زبردستی کی ہو اسلامی نقطہ نگاہ سے جائز نہیں سوائے اس کے کہ جب امیر کی طرف سے مرکز میں معاملہ پیش ہو تو مرکز سمجھے کہ گو اس اختلاف کو مٹانے کی کوئی صورت نہ ہو مگر امیر کا قائم رہنا ضروری ہے ایسی حالت میں مرکز کا فرض ہے کہ وہ امیر کو قائم رکھے اور مجلس عاملہ توڑ کر ایک نئی مجلس عاملہ بنائے یا امیر کو کہے کہ وہ پہلی مجلس عاملہ کو توڑ دے اور نئی مجلس عاملہ کی تشکیل عمل میں لائے جو امیر کے ساتھ تعاون کرے

چوتھی بات اسلام یہ بتاتا ہے

کہ امام وقت اپنے فیصلہ میں شریعت کے ماتحت ہے بالا نہیں اس صورت میں بھی ہمارے لئے ایک بڑی مشکل آسان ہو جاتی ہے جس طرح قانون شریعت بالا ہے اور امام وقت چاہے نبی ہو یا خلیفہ اس کے تابع ہے اسی طرح امراء کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ جو قوانین بنائے گئے ہیں ان کے وہ تابع رہیں امراء کے اختیارات کے یہ معنے نہیں کہ وہ قوانین سے بالا ہو جاتے ہیں بلکہ اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ امراء کا فرض ہے کہ وہ شرعی قوانین کو بھی ملحوظ رکھیں اور جماعتی قوانین کو بھی ملحوظ رکھیں سارے جھگڑے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ امراء کی طرف سے قوانین کی پوری پابندی نہیں کی جاتی یہ تو پتہ لگتا ہے کہ بعض مقامات پر امراء نے جماعتوں سے اختلاف کیا ہے مگر کم سے کم ایک مثال بھی مجھے ایسی یاد نہیں کہ ان جھگڑوں کو ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہو جس کے معنے یہ ہیں کہ امراء یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے مرکز میں اپنا معاملہ پیش کیا اور ہمارے خلاف فیصلہ ہو گیا تو ہماری ہتک ہو گی حالانکہ

ہمارا قانون یہ ہے

کہ جب کبھی امیر جماعت کی رائے سے اختلاف

کرے اور جماعت اس کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مرکز میں اپنا معاملہ پیش کرے ایک صورت تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد کہیں ہم یوں فیصلہ چاہتے ہیں اور امیر کہے کہ نہیں یوں ہونا چاہیئے اور جماعت کہدے کہ اچھا جس طرح آپ کی مرضی ہو کرلیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن دوسری صورت یہ ہے کہ امراء اور جماعتوں میں اختلاف واقع ہو جائے۔ اگر کسی جماعت میں ایسا اختلاف واقع ہو جاتا ہے تو جیسا کہ قاعدہ ہے امیر کو اپنی جماعت کا معاملہ مرکز میں پیش کرنا چاہیئے۔ مگر میرے سامنے اب تک ایک مثال بھی اس قسم کے جھگڑے کی نہیں آئی جس کے معنے یہ ہیں کہ کبھی بھی امراء نے جماعت کی رائے کو نہیں توڑا یا ایسی صورت میں نہیں توڑا کہ جماعت اپنی رائے پر مصر رہی ہو پھر شکایت کیسی۔ یا امراء جماعت کی رائے کو کبھی توڑتے ہی نہیں اس صورت میں بھی شکایت کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی اور یا پھر امراء جماعت کی رائے کو توڑتے تو ہیں مگر مرکز کو اطلاع نہیں دیتے اس صورت میں وہ خود قانون شکنی کے مرتکب ہوتے ہیں اور جب وہ اپنے لئے قانون کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے تو قانون ان کی کس طرح حفاظت کر سکتا ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے

کہ کوئی وجود حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی قانون سے بالا نہیں ہیں اس لئے ہر امیر کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ چاہے اپنے عہدہ کے لحاظ سے جماعت کے دیگر افراد سے بالا ہو پھر بھی جو قانون ہے اس کی پابندی اُس کے لئے ضروری ہے اگر وہ

قانون کی پوری پابندی کریں

تو کوئی جھگڑا ہو ہی نہیں سکتا جیسے میں نے بتایا ہے کہ اگر ہمارے سامنے کسی جماعت کی طرف سے ایسا جھگڑا آئے تو ہم اُس جماعت کے امیر کے سامنے یہ بات پیش کریں گے کہ یا تو تم جماعت کو اپنے ساتھ چلاؤ اور یا پھر جماعت کو اپنے ساتھ چلانے کی بجائے خود جماعت کے پیچھے چلو اگر یہ دونوں باتیں نہ ہو سکیں تو ہم دیکھیں گے کہ اس امیر کے بغیر کام چل سکتا ہے یا نہیں اگر چل سکتا ہو تو ہم اس کی بجائے کسی اور کو امیر مقرر کر دیں گے اور اگر یہ دیکھیں گے کہ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا تو ہم مقامی مجلس عاملہ کو توڑ دیں گے اور یہ فیصلہ کریں گے کہ چونکہ جماعت روحانیت میں گر چکی ہے اور اپنے جھگڑے کو کسی صورت میں بھی ترک کرنے کے لئے تیار نہیں اسلئے ہم مجلس عاملہ کو توڑ دیتے ہیں بہرحال

اصل چیز یہ ہے

کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ جماعت کے افراد کی رائے کا احترام کرنے اور انہیں زیادہ سے زیادہ مسائل پر غور کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے تاکہ جماعت کی ذہنی حالت ترقی کی طرف جائے چونکہ اس وقت کثرتِ رائے نے ایک قاعدہ تجویز کیا ہے۔ اس لئے میں اس کی مخالفت تو نہیں کرتا لیکن جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا تھا میرے نزدیک جماعت کو ہی انتخاب کا موقعہ دینا چاہیئے تھا بجائے اسکے کہ مجلس عاملہ کو اس کا اختیار دیا جاتا مگر چونکہ اب یہ قاعدہ کثرت آراء سے بن چکا ہے کہ مجلس عاملہ زائد ممبروں کا انتخاب کرے اس لئے میں اس کے خلاف فیصلہ نہیں دیتا لیکن میرا میلان اسی طرف ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ جماعت کو ان امور میں حصہ لینے کا موقع دینا چاہیئے تاکہ جماعت کی ٹریننگ ہو اور اس کے تمام افراد

سلسلہ کے کاموں کی اہمیت کا صحیح احساس رکھ سکیں۔ میرے نزدیک اس میں کوئی دقت بھی نہیں ہو سکتی۔ ہماری شریعت نے جمعہ کا دن ایسا مقرر کیا ہے جس میں ایک گاؤں یا ایک شہر کی جماعت کے تمام افراد خود بخود اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ چونکہ اسلامی شریعت میں کورم کا کوئی سوال ہی نہیں۔ اسلئے جو لوگ آجائیں گے ان کی رائے کو وقعت حاصل ہو جائے گی اور جو نہیں آئیں گے وہ محروم رہ جائیں گے۔ اگر صلح اور آشتی سے جس طرح میاں بیوی میں محبت ہوتی ہے کام ہوں تو کوئی جھگڑا پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایسی صورت میں

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی

والا معاملہ ہو جاتا ہے اور یہی روح ہر زندہ اور بڑھنے والی جماعت کے اندر کام کیا کرتی ہے

مجھے یاد ہے

قادیان میں مولوی عبدالکریم صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب دونوں قریب قریب مکانات میں رہتے تھے مولوی عبدالکریم صاحب جوشیلی طبیعت رکھتے تھے اور پیر صاحب کی طبیعت بہت نرم تھی۔ پیر صاحب کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے جو اکثر ریں ریں کرتے رہتے اور پیر صاحب انہیں سارا دن تھپکاتے اور بہلاتے رہتے۔ اتفاق کی بات ہے کہ شہر میں تو پیر صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب ایک دوسرے کے ہمسائے تھے ہی۔ جب زلزلہ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی یہ دونوں پاس پاس رہنے لگ گئے ایک دن پیر صاحب مسجد میں آئے تو

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

بڑے جوش سے کہنے لگے پیر صاحب میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کس طرح کام کرتے ہیں۔ بچے ریں ریں کر رہا ہوتا ہے۔ آپ اسے کندھے سے لگائے پھر رہے ہوتے ہیں اور پھر ساتھ ہی کام بھی کرتے چلے جاتے ہیں میرا بچہ ہو تو اسے دو تھپڑ رسید کر دوں۔ پیر صاحب سن کر بڑے اطمینان سے کہنے لگے مولوی صاحب بچے بیچارے۔ ریں ریں کرتے ہیں انہیں تھپکاتا ہی ہوں آپ کو خواہ مخواہ کیوں تکلیف ہوتی ہے۔ میری سمجھ میں بھی یہ بات کبھی نہیں آئی۔ اب دیکھو دونوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ پیر افتخار احمد صاحب کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ مولوی عبدالکریم صاحب کو بچے کے رونے سے کیوں تکلیف ہوتی ہے۔ اور مولوی عبدالکریم صاحب کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ پیر صاحب کام کس طرح کرتے ہیں میرے جیسا آدمی تو انہیں فوراً دو تھپڑ رسید کر دے۔ تو جب آپس میں اتحاد ہو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اختلاف کس طرح ہو سکتا ہے اور جب اختلاف واقع ہو جائے تو پھر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ سب قانون موجود ہیں۔ مگر اختلاف مٹتا کیوں نہیں۔ پس اس فیصلہ کی میں تصدیق کرتا ہوں۔ صرف اس قدر اضافہ کر دیتا ہوں کہ عارضی طور پر جس کی مدت چھ ماہ ہوگی ایک ممبر کا اضافہ امیر جماعت خود اپنے اختیارات سے کر سکتا ہے جس کے صرف اتنے معنے ہونگے کہ چونکہ ایک اتفاقی ضرورت پیش آگئی تھی اس لئے امیر نے ایک زائد ممبر کا اپنے اختیارات سے اضافہ کر لیا۔

اصل واقعہ

جو جھگڑے کی بناء ہے اور جس کی طرف سیٹھ اسماعیل آدم صاحب نے اپنی تقریر میں اشارہ بھی کیا ہے یہ ہے کہ بمبئی میں باہر سے ایک احمدی دوست آئے اور چونکہ وہ پہلے جماعت احمدیہ بمبئی کے امیر بھی رہ چکے تھے انہوں نے عارضی طور پر اسے مجلس عاملہ میں شامل کر لیا یہ ہرگز ایسی چیز نہیں تھی۔ جس پر وہاں کی جماعت اگر اس میں اسلام کی حقیقی روح موجود ہوتی شور مچاتی اس قسم کی باتوں کے ازالہ کے لئے میں نے قانون میں اس شق کا اضافہ کیا ہے کہ امیر عارضی طور پر ایک ممبر کا اضافہ کر سکتا ہے جس کی مدت چھ ماہ ہوگی۔ چھ ماہ کے بعد وہ اس معاملہ کو مجلس عاملہ کے سپرد کر دے کہ وہ اس بارہ میں مناسب فیصلہ کرے۔ جیسا بعد میں بھی اسے اختیار حاصل ہے کہ وہ مجلس عاملہ کے فیصلہ کو رد کر دے تو اس کے لئے گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

سوال صرف اتنا ہے

کہ اگر جماعتی مفاد تقاضا کرتا ہو کہ مجلس عاملہ کے فیصلہ کو رد کیا جائے تو اس بارہ میں مرکز نے جو قوانین مقرر کئے ہیں ان کی تعمیل ہونی چاہیئے۔ اسی طرح مقامی جماعت کے افراد اگر اپنے امیر کے کسی فیصلہ یا حکم کے خلاف کوئی شکایت رکھتے ہوں تو انہیں بھی حق حاصل ہے کہ مرکز میں اپنی اپیل پیش کریں اس طرح ہر قسم کا جھگڑا نہایت آسانی کے ساتھ نپٹایا جا سکتا ہے اور کسی قسم کا فتنہ جماعت میں رونما نہیں ہو سکتا۔

آخر میں حضور نے تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ $\frac{1}{5}$ تک زائد ممبر مقرر کرنے کا مجلس عاملہ کو جو اختیار دیا گیا ہے۔ یہ شق اس کے علاوہ ہے۔ یعنی $\frac{1}{5}$ تک زائد ممبر منتخب کرنے کے بعد امیر کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی ضرورت کے محسوس ہونے پر عارضی طور پر ایک ممبر کا اضافہ کرے جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوگی

درخواست دُعا

میرا بیٹا عزیز اعجاز احمد فنی تعمیر کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ۳۰ رجون ۱۹۶۲ء کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو رہا ہے اس کا ارادہ امسال میں جدہ اتر کر عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کا بھی تھا لیکن باوجود کوشش کے اس میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ میں بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور وہ بعد تکمیل تعلیم بامراد واپس آئے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے آئندہ فریضہ حج کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری محمد طفیل۔ لائلپور)

نوٹ :۔ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب نے ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء (منیجر)

اہل اسلام کس طرح ترقی حاصل کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر — مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

تخت ہزارہ میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۰؍۶؍۶۲ بروز اتوار بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم سید حیات شاہ صاحب جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ عبدالعزیز عارف صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ خوشاب نے "دین اسلام کی حفاظت اور شاندار خدائی نظام" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم جناب مولانا سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی مربی انچارج ضلع سرگودہا نے تقریر فرمائی۔ آپ نے عیسائیوں کی موجودہ تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسلمان بھائیوں کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم شاہ صاحب نے ٹھوس دلائل اور حقائق سے ثابت کیا۔ کہ اسلام ہی اعلیٰ اور زندہ مذہب ہے۔ جس کی برکات ہر زمانہ میں جاری ہیں۔ اسلام کے علاوہ تمام مذاہب کا نور اب ختم ہو چکا ہے اور موجودہ وقت میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت اس امر کا ثبوت ہے کہ اسلام کا نور اب بھی موجود ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ مکرم شاہ صاحب کی تقریر ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی اور نہایت توجہ سے سنی گئی۔ بعد ازاں چوہدری عبدالرحیم صاحب نے نظم سنائی اور دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ ختم ہوا۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

ولادت

میرے بڑے داماد عزیزم شیخ محمود رشید صاحب ہیڈ کلرک ریلوے ڈی ایس آفس ملتان کو مورخہ ۹؍۶؍۶۲ ۳۰-۸ بجے شب اللہ کریم نے اپنی ذرہ نوازی سے دوسری بچی عطا فرمائی ہے جو خاکسار کی نواسی اور حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پور کپور تھلہ کی پڑنواسی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ازراہ شفقت مولودہ مسعودہ کا نام "[illegible]" تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولودہ بچی کو صحت و عافیت کے ساتھ صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے ہمارے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار شیخ عبدالرحمٰن کپور تھلوی
نائب تحصیلدار ریٹائرڈ تاندلیانوالہ
ضلع لائلپور

قومی
انعامی بونڈ
۳۰ جون سے پہلے
خریدیئے تاکہ
یکم اکتوبر
اور اس کے بعد ہونیوالی
قرعہ اندازیوں میں شریک ہو سکیں
PRESTIGE

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

قیمت نہ دیکھئے —— معیار دیکھئے

"بے بی ٹانک"

گرائپ واٹر وغیرہ سے کچھ مہنگا تو ہے مگر بچوں کی صحت طاقت اور خوبصورتی کے لئے بے نظیر بھی ہے۔ اس سے

(۱) بچوں کے دانت جلد بآسانی مضبوط اور خوبصورت نکلتے ہیں۔
(۲) بچوں کی بدہضمی قے اور دست وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔
(۳) کمزوری سوکھا پن اور مٹی کھانے کی عادت دور ہوتی ہے
(۴) دیر سے چلنے اور بولنے والے بچوں کی نشوونما تیز ہو جاتی ہے۔
(۵) کمزور لیٹے رہنے اور بے ڈول اعضاء والے ڈھیلے ڈھالے بچوں کے اعضاء متناسب اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔

اسی لئے بے بی ٹانک استعمال کرنیوالے بچے خوبصورت ہوتے ہیں۔

قیمت فی شیشی تین روپے۔ ایجنٹوں کے لئے خاص مراعات

- کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور
- شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز انار کلی لاہور
- رمضان میڈیکل سٹور کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
- راجہ ہومیو اینڈ کمپنی غلہ منڈی ربوہ
- [illegible]

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید و زود اثر اور کامیاب دوا ہے کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے● ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ صرف

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ ضلع جھنگ

نور کاجل

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے دنیا بھر میں بے نظیر۔ بچوں عورتوں، مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ
سوا روپیہ

نور آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں سکری بالکل دور ہو جاتی ہے
ڈیڑھ روپیہ

نور ابٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرے کے کیل چھائیوں، بدنما داغوں، جھائیوں اور مہین بال دور کرنے کے لئے مفید ہے
ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ:- **خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ**

حق حرف شکایت ہی نہیں منہ پہ جو آئے ۔ اس کی جو عطا ہے کرے جس پہ وہ چاہے

قدرت نما طبّی تندرستی ایٹم

نئے پرانے موذی مہلک و پیچیدہ امراض کے لئے کامیاب بے ضرر حیرت انگیز جادو اثر مستقل فائدہ بخش **مجربات** زندگی سے بیزار حالات و جوابی لفافہ بھیجیں بخار نزلہ پیچش ہر پیٹ درد امراض چشم زخم تلی تے بلڈ پریشر اور دانت درد وغیرہ کے مجربات ۱؍ سے ۱۵ جولائی ۸؍۲ پیشگی میں۔

اکسیر اعظم بھوک بڑھانے تلی گھٹانے ہر قسم کے دردوں دپرانے بخار کا قلع قمع کرنے اور کسی بھی مرض کے پریشان کی قوت بحال اور پریشانی و مایوسی دور کرنے میں لاجواب ۵؍- کی بجائے ۸؍۲ پیشگی میں۔ دمہ البواسیر پائیریا کو پہلے روز ہی حیرت انگیز فائدہ ورنہ دام واپس (مقامی) دیتا ہے شفا خاص جو شافی ہے حقیقی ۔ ہم صاف یہ کہتے ہیں ہم اچھا نہیں کرتے

علاج بالمجربات کا واحد مرکز مجربات گھر سی ایریا کراچی ۱۹

ٹائم ٹیبل طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

ربوہ تا لاہور

۴۵ — ۴	(۱)	
۲۰ — ۷	(۲)	
۱۵ — ۱۰	(۳)	
۱۵ — ۱۲	(۴)	
۲۵ — ۳	(۵)	
۱۵ — ۶	(۶)	آخری ٹائم برائے لاہور

ربوہ تا گوجرانوالہ

۱۵ — ۶	(۱)
۱۵ — ۱۱	(۲)
۳۰ — ۳	(۳)

برائے گوجرانوالہ اور لاہور کے لئے ایڈوانس سیٹیں بک کی جاتی ہیں
ہر قسم کی سہولت اور آسانی کا خیال رکھا جاتا ہے

سٹینڈ منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۸۷ - میں نصیرہ انور فرحت زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۱-E بلاک نمبر ۲ P.E.C.H.S کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ ہے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ½ تولہ۔ ۲۔ لاکٹ طلائی ایک عدد وزن ¾ تولہ۔ جملہ وزن ¼۱ تولہ قیمت -/۱۵۶ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط ۲۹ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ نصیرہ انور فرحت بقلم خود۔ گواہ شد شریف احمد وڑائچ خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۸۸ - میں محمد یعقوب خان ولد میاں روشن دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت وتعلیم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت معرفت احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا بقید حیات ہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۴۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط ۶۲/۴/۱۵ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد یعقوب خان۔ گواہ شد مولوی عبدالواحد خان صحابی احمدیہ ہال میگزین لین کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۸۹ - میں محمد احمد فیض ولد امام الدین صاحب قوم گوندل جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۰۸ نیو کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ کراچی نمبر ۲ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ایک سو روپیہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۲۰ اپریل سنہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد احمد فیض بقلم خود۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۹۰ - میں ثریا طاہرہ بنت ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا زوجہ سید حمزہ صاحب قوم رانجھا جٹ پیشہ خانہ داری و ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۵۔ پاکستان کوارٹرس لارنس روڈ کراچی نمبر ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۳۰۰۰ روپے ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ کنگن طلائی دو جوڑی۔ ۲۔ جھمکے اور بالیاں طلائی چار جوڑی ۳۔ ہار طلائی ۳ عدد۔ ۴۔ چوڑیاں طلائی ۶ عدد۔ ۵۔ انگوٹھیاں طلائی ۶ عدد۔ ٹکہ طلائی ۱ عدد جملہ وزن ۱۵ تولہ قیمت -/۲۰۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میں ملازمت کرتی ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۹۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہونگی اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ ثریا بیگم۔ گواہ شد حمزہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

نمبر ۱۶۵۹۱ - میں محمد شریف ولد چوہدری احمد الدین صاحب قوم گھمن جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن K۲۷ موڈل گارڈن نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۵۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۶۲/۴/۱۵ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد بقلم خود محمد شریف گواہ شد۔ غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۹۲ - میں بشریٰ بیگم ولد قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۰/۵ ایبڑا دہ ٹائپس نزد گورا قبرستان کراچی نمبر ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایکہزار روپیہ ہے۔ ۲۔ میرا زیور سوائے ایک جوڑی بالیاں طلائی وزن ¾ تولہ قیمتی -/۱۰۰ روپے کے اور کوئی نہیں ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیور کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۶ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ بشریٰ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد قریشی بشیر احمد دہلوی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۵۲۳۲۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے

”کشمیریوں کو آزادی دلانے کیلئے کسی قربانی سے گریز نہیں کیا جائے گا“

”متحدہ عرب جمہوریہ کے طرزِ عمل سے پاکستانیوں کے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں“ (وزیر خارجہ)

راولپنڈی ۲۶ جون - وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے کل یہاں کہا کہ تنازعہ کشمیر نہایت خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے اور اس سے پوری دنیا کے امن کو خطرہ لاحق ہے۔ حکومت پاکستان جموں و کشمیر کے محکوم عوام کے لئے حق خود اختیاری کے حصول کی جدوجہد جاری رکھے گی۔ وزیر خارجہ نے حفاظتی کونسل میں روس کے حق تنسیخ کے استعمال کی سخت مذمت کی اور متحدہ عرب جمہوریہ کے غیر جانبدار رہنے پر افسوس ظاہر کیا۔

مسٹر محمد علی قومی اسمبلی میں تنازعہ کشمیر سے متعلق حکومت کی پالیسی کے بارے میں بیان دے رہے تھے۔ آپ نے کہا مجھے پورا یقین ہے کہ پاکستانی عوام بے بس اور محکوم کشمیریوں کے لئے انصاف کے حصول کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔ مسٹر محمد علی نے کہا حفاظتی کونسل میں آئرلینڈ کی قرارداد کے خلاف روس کے حق تنسیخ کے استعمال سے ارکان قومی اسمبلی کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اور روس کا یہ اقدام نہایت افسوسناک ہے۔ وزیر خارجہ نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ متحدہ عرب جمہوریہ جیسے اسلامی ملک نے جس سے پاکستان کے ثقافتی اور مذہبی رشتے ہیں اس اہم معاملہ میں حمایت سے ہاتھ کھینچ لیا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے اس اقدام سے ہمارا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان نے ہمیشہ عربوں کے موقف کی حمایت کی اور اسرائیل کے قیام کے خلاف اقوام متحدہ میں جدوجہد کی قیادت کی تھی۔

”موجودہ آئین کے تحت سیاسی نوعیت کی تحاریک تخفیف پیش نہیں کی جا سکتیں“

نئے دارالحکومت کے اخراجات روک دینے کی تحریک پر وزیر قانون کا موقف

راولپنڈی ۲۶ جون - وزیر قانون مسٹر محمد منیر نے قومی اسمبلی کو بتایا ہے کہ ایوان میں جو تحاریک تخفیف پیش کی گئی ہیں وہ سب خلاف ضابطہ ہیں۔ صدارتی طرز حکومت میں صرف بجٹ کی تحریک تخفیف پیش کی جا سکتی ہے۔ سیاسی نوعیت کی کوئی تحریک تخفیف پیش نہیں ہو سکتی۔ قبل ازیں ایک رکن نے نئے دارالحکومت کی تعمیر پر اخراجات کے سلسلہ میں ایک تحریک تخفیف پیش کی تھی۔

آج قومی اسمبلی میں نئے دارالحکومت پر اخراجات کے بارے میں مشرقی پاکستان سے قومی اسمبلی کے ایک رکن مسٹر اختر الدین کی تحریک تخفیف کے بعد وزیر قانون مسٹر محمد منیر نے سپیکر کی توجہ اس بات کی جانب دلائی کہ صدارتی طرز حکومت کے تحت صرف ایک قسم کی تحریک تخفیف پیش کی جا سکتی ہے اور وہ تحریک بجٹ کی تحریک تخفیف ہے۔

آپ نے کہا اس ایوان میں پارلیمانی نظام جیسی تحاریک تخفیف پیش کی گئی ہیں۔ پارلیمانی نظام میں تین قسم کی تحاریک پیش کی جا سکتی ہیں۔ ان میں (۱) سپلائی سے انکار کی تحریک علامتی تحریک تخفیف اور بڑے پیمانے پر تحریک تخفیف شامل ہیں۔

وزیر قانون نے تفصیلی طور پر بتایا کہ ان تحاریک کو پیش کرنے کی شرائط کیا ہیں۔ آپ نے کہا سیاسی نوعیت کی تحاریک تخفیف پیش کرنے کی اجازت نہیں ہے - وزیر قانون نے اس سلسلہ میں طریق کار کے قواعد کا حوالہ دیا۔ ڈپٹی سپیکر افضل چیمہ نے جو اس وقت صدارت کر رہے تھے کہا کہ یہ بہت اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ لہٰذا میں اچھی طرح غور کرنے کے بعد کل صبح اپنا فیصلہ سناؤں گا۔ ڈپٹی سپیکر کے ان الفاظ کے بعد مسٹر ایس زمان نے ڈپٹی سپیکر کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ ہمارا نظام حکومت پارلیمانی اور صدارتی دونوں طرز کا ہے۔ اور اس پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں کوئی فیصلہ کرتے ہوئے اس نکتہ کو مد نظر رکھا جائے ڈپٹی سپیکر نے جواب دیا یہ نکتہ پہلے سے ہی میرے ذہن میں موجود ہے۔

قبل ازیں مسٹر اختر الدین (مشرقی پاکستان) نے ایوان سے کہا کہ نئے دارالحکومت پر بھاری اخراجات روک دئے جائیں۔ اس روپیہ کو زرعی اور تعلیمی میدان میں ملک کی زیادہ اہم اور عجلت طلب ضرورتوں پر صرف کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں ایک تحریک تخفیف پیش کی۔

مسٹر اختر الدین نے کہا پاکستان کی حیثیت اتنی مضبوط نہیں ہے کہ وہ نئے دارالحکومت کی تعمیر پر تین ارب روپیہ کے خرچ کے بار کی متحمل ہو سکے۔ ملک اپنے وسائل سے تجاوز کر کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور حکومت کو اس امر کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ عوام کا روپیہ یوں بیدردی سے صرف کرے۔ مسٹر اختر الدین نے کہا میں اخراجات کے نکتہ نظر سے یہ تحریک پیش کر رہا ہوں۔ آپ نے کہا اگرچہ دارالحکومت کی کراچی سے منتقلی عوام کی رائے معلوم کئے بغیر عمل میں لائی گئی لیکن میں یہ مسئلہ زیر بحث نہیں لاؤں گا۔

مسٹر اختر الدین نے کہا کراچی میں کچھ دشواریاں ضرور تھیں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ کراچی وہ شہر ہے جہاں قائد اعظم پیدا ہوئے اور اب ابدی نیند سو رہے ہیں آپ نے کہا نئے دارالحکومت پر سات کروڑ روپیہ صرف کیا جا چکا ہے۔ جبکہ مزید آٹھ کروڑ روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ صحت اور تعلیم پر اخراجات کے مقابلہ میں یہ کوئی معمولی رقم نہیں ہے۔ ملکی معیشت کے موجودہ مرحلہ میں محض نئے دارالحکومت کی تعمیر پر اس قدر خرچ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

آج ترکیہ میں نئی کابینہ قائم ہو جائیگی

انقرہ ۲۶ جون - امید ہے کہ کل ترکی کی نئی مخلوط کابینہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ مسٹر عصمت انونو کی اس کابینہ میں چھبیس وزراء ہوں گے جن میں سے بارہ ری پبلکن پیپلز پارٹی، چھ نیو ترکش پارٹی اور چار ری پبلکن پیزنٹس نیشنل پارٹی میں سے لئے جائیں گے۔ قومی اسمبلی کے انڈی پنڈنٹ ارکان میں سے بھی ایک وزیر لیا جائے گا۔ کابینہ کی تینوں بڑی پارٹیوں کا ایک ایک نائب وزیر اعظم بھی ہوگا۔ تینوں پارٹیوں اور انڈی پنڈنٹ نائبین کے درمیان کل اس بات پر سمجھوتہ ہو گیا کہ نئی حکومت سیاسی قیدیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کرے گی سابق وزیر اعظم مسٹر عدنان میندریس کی حکومت کے سابقہ نظربند ملازمین کو اکتوبر میں رہا کر دیا جائے گا۔

● راولپنڈی ۲۶ جون صدر ایوب مری میں تین دن قیام کرنے کے بعد کل راولپنڈی واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے مری میں ہفتہ کے روز کابینہ کے ایک ہنگامی اجلاس کی صدارت کی جس میں مسئلہ کشمیر سے متعلق آئرلینڈ کی قرارداد پر روسی ویٹو سے پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کیا گیا۔

قائد اعظم کے مقبرہ کے بالائی حصہ کی تعمیر اگلے ہفتے شروع ہو جائیگی

بالائی حصہ کی دیواریں باون فٹ اونچی ہوں گی

کراچی ۲۶ جون - قائد اعظم کے مقبرے کے بنیادی حصہ کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے اور اس طرح اس پراجیکٹ کا ایک خاصا بڑا حصہ مکمل ہو گیا ہے۔ مقبرہ کی تعمیر کے کام میں مشورہ دینے والے انجینئر مسٹر خان بہادر نے کہا کہ مقبرہ کے بالائی حصہ کی تعمیر آئندہ ہفتے شروع کر دی جائیگی بنیادی حصہ کی تعمیر مقبرے کا نقشہ بنانے والے مشیر انجینئر مسٹر یحییٰ مرچنٹ کے بتائے ہوئے نئے طریقہ کے مطابق کی گئی ہے جس سے مقبرہ کی چار دیواری زلزلوں کے اثر سے زیادہ محفوظ ہوگی۔ مقبرے کا بنیادی حصہ چار دیواری اور آٹھ ستونوں پر مشتمل ہے۔ مقبرے بنیادی حصہ میں ہوا کے اخراج کے لئے جدید طرز کے تین روشندان بنائے گئے ہیں تاکہ ہوا صاف رہے۔ بنیادی حصہ پر چھت ڈال دی گئی ہے اور قائد اعظم کے مزار پر اینٹوں کی دوہری چنائی کی گئی ہے۔ چھت کے چاروں کونوں پر سیڑھیاں بنائی گئی ہیں تاکہ چاروں طرف سے لوگ چھت پر پہنچ سکیں۔ بالائی حصہ پر ایک چبوترا بھی بنایا گیا ہے جس کی تعمیر کا اسی فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ چبوترے تک پہنچنے کے لئے تین اور سیڑھیاں زیر تعمیر ہیں اور توقع ہے کہ ان کی تعمیر بھی جلد مکمل ہو جائے گی۔ بالائی حصہ کی دیواریں باون فٹ اونچی ہوں گی جن پر گنبد تعمیر کیا جائے گا۔

پتہ مطلوب ہے

لاہور سے غزالہ نیازی صاحبہ نے ہسپتال کے متعلق ایک خط لکھا تھا چونکہ اس خط پر ان کا مکمل ایڈریس نہ تھا۔ اس لئے ان کو جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اگر وہ اس اعلان کو پڑھیں تو فوری طور پر اپنے ایڈریس سے مطلع فرماویں تاکہ جواب ارسال کیا جا سکے۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)